

ظاہر و باطن کی اصلاح کرنے والی مشہور و معروف کتاب ’’احیاء العلوم‘‘ کا نچوڑ

لُبَابُ الْاِحْیَاء

ترجمہ بنام

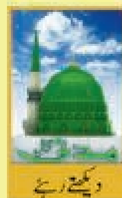
اِحیَاءُ العُلوم کا خُلاصہ

مُصنّف

حُجّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

اَلْمُتَوفّٰی ۵۰۵ھ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286



المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : لُبَابُ الْاِحْیَاء

ترجمہ بنام : احیاء العلوم کا خلاصہ

مؤلف : امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

مترجم : مدنی علماء شعبہ تراجم کتب (المدینۃ العلمیۃ)

سن طباعت : صفر المظفر ۱۴۲۹ھ، بمطابق فروری 2008ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۷ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ حوالہ: ۱۵۲

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''لُبَابُ الْاِحْیَاء'' کے ترجمہ

''احیاء العلوم کا خلاصہ''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

20 - 02 - 2008

علیہ السلام اس بات پر مطلع ہوئے کہ اس کی ایک انتہاء ہے تو بولے:

لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝ (پ۷،الانعام:۷۶) ترجمۂ کنز الایمان: مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے۔

اسی طرح آپ علیہ السلام ہر رکاوٹ سے آگے بڑھتے گئے اور جب اس لامحدود ولاانتہی بارگاہ میں پہنچے تو آپ علیہ السلام کا دوسروں سے طمع ختم ہوگیا اور ارشاد فرمایا: (آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک قول **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مقدس کلام میں ذکر فرمایا)

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (پ۷،الانعام:۷۹) ترجمۂ کنز الایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے۔

اور سالک اس وقت تک اِن انوار و حجابات تک نہیں پہنچتا جب تک وہ اپنے نفس کے حجابات سے نہ نکل جائے اور یہ بھی امرِ ربانی ہے بلکہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے انوار میں سے ایک نور ہے، اِس سے مراد دل و روح کا وہ راز ہے جس پر حقیقتِ حق پوری طرح ظاہر ہوتی ہے حتّٰی کہ اس میں تمام عالم کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اسے گھیر لیتا ہے اور اس میں سب کی صورت جھلکنے لگ جاتی ہے یہاں تک کہ اُسے لوحِ محفوظ کہا جاتا ہے۔ جب سالک اس تک پہنچ جاتا ہے تو اس کا نور پوری طرح چمکتا ہے، اس وقت اس میں ہر چیز کا وجود اپنی اصل حقیقت و ماہیت کے ساتھ ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ پہلے مرحلے میں ایک فانوس کے پیچھے ہوتا ہے جو اس کے لئے ڈھانپنے والے کی طرح ہوتا ہے، جیسا کہ اس پر قرآن مجید دلالت کرتا ہے، جب اس کا نور روشن ہوتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نور کی تجلی کے بعد جب اس کا جمال دِل میں منکشف ہوتا ہے تو بسا اوقات صاحبِ قلب اپنے دل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اس میں ایسا واضح جمال دیکھتا ہے جو اسے دہشت زدہ کر دیتا ہے اور بعض اوقات اسی شک و شبہ اور دہشت کے عالم میں اس کی زبان سبقت لے جاتی ہے اور وہ کہہ دیتا ہے: ''میں حق ہوں۔''[1]

پس اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی توفیق اس کی رفیق ہو اور الطافِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اس کی پشت پر ہوں تو وہ چلتا رہتا ہے، وہاں کھڑا نہیں

---

[1] اعلیٰحضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت سیدی حسین بن منصور حلاج قدس سرہٗ جن کو عوام ''منصور'' کہتے ہیں، منصور ان کے والد کا نام تھا، اور ان کا اسم گرامی حسین۔ (آپ) اکابر اہلِ حال سے تھے، ان کی ایک بہن ان سے بدرجہا مرتبۂ ولایت و معرفت میں زائد تھیں۔ وہ آخر شب کو جنگل تشریف لے جاتیں اور یادِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) میں مصروف ہوتیں۔ ایک دن ان کی آنکھ کھلی، بہن کو نہ پایا، گھر میں ہر جگہ تلاش کیا، پتا نہ چلا، اُن کو وسوسہ گزرا، دوسری شب میں قصداً سوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے۔ وہ اپنے وقت پر اُٹھ کر چلیں، یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہو لئے، دیکھتے رہے۔ آسمان سے سونے کی زنجیر میں یاقوت کا جام اُترا اور ان کے دہن مبارک (یعنی منہ شریف) کے برابر آگا، انہوں نے پینا شروع کیا، ان سے صبر نہ ہو سکا کہ یہ جنت کی نعمت نہ ملے۔ بے اختیار کہہ اُٹھے کہ بہن! تمہیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم کہ تھوڑا میرے لئے چھوڑ دو، انہوں نے ایک جُرعہ (یعنی ایک گھونٹ) چھوڑ دیا، انہوں نے پیا، اس کے پیتے ہی ہر جڑی بوٹی ہر درو دیوار سے ان کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ مستحق ہے کہ...... بقیہ اگلے صفحہ پر